مطبوعات

تفسیر سورۂ فیل | تالیف مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ - ترجمہ مولوی امین احسن صاحب اصلاحی
ضخامت ۱۳۱ صفحات - قیمت ۸ر (دائرۂ حمیدیہ مدرسۃ الاصلاح - سرائے میر ضلع اعظم گڈھ)

اصل کتاب عربی زبان میں پہلے چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور اس پر ترجمان القرآن میں ریویو کیا جا چکا ہے - مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے اسے اردو قالب میں ڈھالکر باقساط رسالۂ الاصلاح میں شائع فرمایا تھا تاکہ عربی سے ناآشنا طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے - اب اسی ترجمہ کو ایک رسالہ کی شکل میں مرتب کر دیا گیا ہے - ترجمہ نہایت کامیاب اور سلجھا ہوا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ مترجم موصوف مولانا فراہیؒ کی تصنیفات کے ترجمہ کا حق خوب ادا کرتے ہیں -

۱- تفسیر سورۂ کافرون اور ۲- سورۂ والعصر | تالیفات مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ - ترجمہ مولوی امین احسن صاحب اصلاحی حجم ۴۸، ۶۶ صفحات، قیمت ۴ر، ۶ر (پتہ وہی جو اوپر مذکور ہوا)

مولانا فراہیؒ کی قرآنی بصیرت، اُنکا تبحر اور ذوق اجتہاد اہلِ علم کیلیے کسی تعارف کا محتاج نہیں تفسیر نظام القرآن جو آپ کی قرآن فہمی کا اعلیٰ ترین شاہکار ہے، اُسکے بیشتر اجزا چھپ کر اہلِ نظر کے سامنے آچکے ہیں - یہ دونوں کتابیں اسی سلسلۂ تفسیر کی دو کڑیاں ہیں -

پہلی تفسیر میں مصنفؒ نے اپنے خاص اصول تاویل اور محققانہ طرز تفسیر کے مطابق بتلایا ہے کہ یہ سورۃ رواداری کی نہیں بلکہ دراصل برأت اور ہجرت کی سورۃ ہے اور کفار سے پوری طرح کٹ کر ان سے اعلان جنگ ہے - یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی ہے جب قریش کا انکار و تمرد، حق کی مظلومی اور کفار کے اصلاح پذیر ہونے سے مایوسی اپنی انتہا

ستون
کو پہنچ جاتی ہیں۔ اس وقت سنۃ اللہ مقتضی ہوتی ہے کہ پیغمبر ہجرت کر جائے اور ان باطل پر
پر عذاب کے دروازے کھول دیے جائیں۔ مصنفؒ نے قرآنی تصریحات سے ثابت کیا ہے
کہ بعثت کے تین مراحل ہوتے ہیں۔ (۱) برأت (۲) ہجرت (۳) توبہ۔ پھر فلسفۂ ہجرت
پر سیر حاصل بحث کی ہے کہ پیغمبر کو ہجرت کا حکم کب ملتا ہے، اس سے پہلے قوم عذاب الٰہی
سے کیوں محفوظ رہتی ہے، اور اس کے بعد ہی کس طرح نصرت الٰہیہ نمودار ہوتی ہے، حق
سربلند ہوتا اور شوکتِ کفر پاش پاش ہو جاتی ہے؟

دوسری تفسیر میں بتایا گیا ہے کہ والعصر کی چھوٹی سی سورہ کتنے کثیر معانی اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے اور وہ کس طرح جوامع الکلم کی حیثیت رکھتی ہے، جسکے چند لفظوں میں انسانی خسران اور فلاح کا پورا نظام نامہ بیان کر دیا گیا ہے۔ سورہ کے انداز بیان اور اسکے الفاظ بالخصوص لفظ العصر اور صالحات سے جو حقیقت افروز نتائج مستنبط کیے گئے ہیں، وہ قرآنی اعجاز بلاغت کی روشن ترین دلیل ہیں۔

ایمان اور عمل صالح کی اصل ماہیت سے متعلق نہایت لطیف اور اہم نکات اس کتاب میں موجود ہیں۔ ایمان کے بسیط یا مرکب ہونے پر جو دوراز کار لفظی نزاعیں پیدا ہو گئی ہیں، اُن کے متعلق ایک تسلی بخش تبصرہ کرتے ہوئے مولاناؒ نے بتایا ہے کہ قرآن کے نزدیک سچا اور معتبر ایمان تو وہی ہے جو اخلاصِ نیت، اذعانِ قلب اور عقائد و اعمال کے سارے محاسن پر محیط ہو، اور اسی لحاظ سے اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں عطف، تغایر کا نہیں بلکہ تفصیل کا ہے۔ لیکن ایمان کا ایک اور بھی مفہوم ہے، یعنی اس کا سیاسی مفہوم، جس پر احکام قضا کا نفاذ ہوتا ہے۔ یہ اُس ایمان سے بالکل مختلف چیز ہے جس پر نجاتِ اخروی کا دار و مدار ہے۔

امام اعظمؒ کا خیال کہ ایمان ایک بسیط شے ہے اسی سیاسی یا احکامی نقطۂ نظر سے ہے۔ انکے سامنے اصل سوال یہ تھا کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا محض قول کا؟ یہ نہ تھا کہ ایمان علم و عمل دونوں کا نام ہے یا محض علم کا؟ کیونکہ اس کا جواب محض ایک ہی ہے اور اس سے کسی کو اختلاف کا یارا نہیں ہو سکتا۔

تواصی بالحق و تواصی بالصبر سے وجوب خلافت پر نہایت مدلل بحث کی گئی ہے۔

اپنی عادت کے مطابق یہ دونوں تفسیریں بھی مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے عربی ہی میں لکھی تھیں لیکن ان کے شاگرد خاص مولوی امین احسن صاحب اصلاحی نے ان قیمتی جواہر پاروں کو اردو میں منتقل کر کے تمام ارباب ذوق کیلیے عام کر دیا ہے۔ نفس ترجمہ کے متعلق مترجم کا نام بتا دینے کے بعد شاید کسی اظہار رائے کی حاجت نہ ہو گی۔

جنت کی کنجی | مرتبۂ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیتہ علمائے ہند۔ ضخامت ۲۲۴ صفحات قیمت ۱۲/ ملنے کا پتہ: منیجر دینی بک ڈپو۔ بیت السعید۔ کوچہ ناہر خان۔ دہلی۔

اخبار الجمعیتہ میں مصنف موصوف نے ایک سلسلہ مضامین نکالا تھا جس میں ترغیب اعمال کیلیے ان تمام احادیث کو اردو میں جمع کر دیا تھا جن میں امت مرحومہ کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ پھر یہ پورا سلسلہ یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا جو اپنی مقبولیت کے باعث چند دنوں میں ختم ہو گیا۔ اب کتاب مذکور کا دوسرا ایڈیشن نظر ثانی اور بعض مضامین کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کتاب میں ۸۷ عنوانات کے تحت ۱۶۲ احادیث، اور آخر میں "عرش الہٰی کا سایہ کن لوگوں پر ہو گا" کے عنوان سے ۳۷ حدیثیں الگ جمع کی گئی ہیں۔ جمع احادیث میں جیسا کہ مولانا موصوف کو خود اعتراف ہے عالمانہ اور محققانہ حیثیت کو چھوڑ کر واعظانہ حیثیت اختیار کی گئی ہے یعنی ترغیب خیر کے خیال سے صحیح اور مستند احادیث